دورۂ تفسیر کی اہمیت وضرورت

مولانا زبیر احمد صدیقی
جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ملتان

جامعات ومدارس کی سالانہ تعطیلات میں قرآنی علوم ومعارف طلباء وعلماء تک منتقل کرنے، طالبینِ قرآن کریم میں تفسیری ذوق بیدار کرنے اورفہم قرآن کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے دورہ ہائے تفسیر قرآن کریم کا سلسلہ آج سے نہیں بلکہ برسہابرس سے چلا آرہاہے۔اکابرین اہل السنّت والجماعت علماء دیوبند مختلف مقامات پر تعطیلات میں تفسیر قرآن کریم کے حلقے قائم فرماتے اوران کے حلقہائے درس میں سینکڑوں شائقین علوم قرآنیہ جوق درجوق شریک ہوتے۔بالخصوص امعات سے فارغ ہونے والے اوراپنے سروں پر دستارِ فضیلت سجانے والے علماء وفضلاء سے تاکید کی جاتی کہ وہ میدانِ عمل میں اترنے سے قبل دورۂ تفسیر قرآن کریم ضرور پڑھ لیں۔

ماضی میں جن اکابرینِ اہلِ حق کے حلقہائے درس تفسیر قرآن کریم نمایاں تھے ان میں حضرت مولانا حسین علیؒ تلمیذ رشید قطب الاقطاب حضرت گنگوہیؒ، امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا حسین علیؒ کے اجل تلامذہ میں سے قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی، حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ اور امام اہل السنّت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہم اللہ سرفہرست ہیں۔

دورہ تفسیر قرآن کریم کی اہمیت اکابر کی نظر میں مسلمہ تھی، برصغیر کے ممتاز محدثین وفقہائے کرام اپنے فاضل تلامذہ کو دورۂ تفسیر پڑھنے کے لئے حلقہائے تفسیر میں تاکید کے ساتھ بھیجتے۔فضلاء دارالعلوم دیوبند کو حضرت لاہوریؒ وغیرہ کی خدمت میں دورۂ تفسیر کے لئے بھیجا جاتا: جلالپور پیروالہ ضلع ملتان سے حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، فاضل دیوبند ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت مولانا اعزاز علیؒ نے فراغت پر حضرت لاہوریؒ کی خدمت میں دورۂ تفسیر پڑھنے کا حکم دیا۔

شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدظلہ، حضرت لاہوریؒ کے درس دورۂ تفسیر زبدۃ القرآن کے صفحہ نمبر ۱۳ پر قمطراز ہیں:

''زبدۃ المحدثین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس اللہ سرّہٗ العزیز کے روح طیب پر رب العالمین جل جلالہٗ کروڑوں رحمتیں نازل فرماوے کہ اس نے مجھے اور اپنے خلف الرشید مولانا سمیع الحق صاحب کو قطب العالم، یگانۂ روزگار، بقیۃ السلف شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نور اللہ مضجعہٗ کی خدمتِ اقدس میں تفسیر پڑھنے کے لئے بھیجا اور تاکید فرمائی کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ ارشادات وفرمودات کو حرف بحرف لکھ دیا کریں اور ان کے جملہ مجالس سے استفادہ کریں۔''

قطب الارشاد حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی تا حیات درسِ تفسیر میں مصروف رہے۔ حضرت بہلویؒ نے جلالین وغیرہ کی تدریس کے بعد حضرت مولانا حسین علیؒ کی خدمت میں حاضری دے کر دورۂ تفسیر پڑھا۔ حضرت بہلویؒ اپنی خودنوشت سوانح حیات ''فیض روحانی رحمت صمدانی'' میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''دو چار مہینے کے بعد ایک عقدہ پیش آگیا جس کے حل کے لئے واں بھچراں غریب نواز حضرت مولانا حسین علی قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا تو فرمایا کہ ''جب تک میرے پاس قرآن مجید کا ترجمہ نہ پڑھو گے عقدہ حل نہیں ہوسکتا'' حسب ارشاد ترجمہ پڑھا تو آنکھیں کھلیں کہ بلاشبہ اب تک جلالین وغیرہ پڑھاتے رہے مگر یہ ترجمہ وتفسیر تو کوئی اور ہی چیز ہے۔ ہمیں تو اب تک قرآن مجید سے مس بھی نہیں ہوا۔'' (ص ۱۹ بحوالہ معارف بہلوی ج ۱ ص ۴۴)

واضح رہے کہ حضرت بہلویؒ نے جس زمانہ میں دورۂ تفسیر پڑھا، اس زمانے میں وہ مدرس تفسیر بھی تھے اور حضرت مولانا فضل علی شاہ قریشیؒ، حضرت مولانا امیر علی گجراتیؒ، حضرت مولانا محمد عمر غشتویؒ وغیرہ کئی ایک مشائخ سے مجاز بھی تھے۔

ماضی کی جانب پلٹ کر دیکھیں تو مدارس میں جاری دورہ ہائے تفسیر کی برکت سے شرک و بدعت کے طوفان تھمے، توحید وسنت کی بہاریں چلیں اور ہزاروں افراد کو عقائد کی درستگی نصیب ہوئی۔ سینکڑوں فہم قرآن کی دولت سے مالا مال ہوئے اور بیسیوں نے اس تفسیری ذوق کو اکابر سے جذب کر کے ترقی کی اور قرآن کریم کے زبردست مفسر بنے۔

دورِ حاضر میں جامعات ومدارس کے کچھ اساتذہ دورۂ تفسیر کے نصاب ونظام اور افادیت سے عدم واقفیت کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اس کی مخالفت کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہیں بلکہ بعض ایک تو اسے ضیاعِ وقت، فضول مشق اور مہمل عمل قرار دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ الناس اعداء لما جھلوا کے مصداق ہیں۔ ذیل میں دورۂ تفسیر قرآن کریم کے تعلیمی نظم اور اندازِ تدریس کے متعلق چند گزارشات پیش کی جارہی ہیں، جن سے اندازہ ہوگا کہ اکابر کا جاری کردہ یہ نظام کتنا مفید، نافع، مؤثر اور مبارک ہے۔

۱...... ترجمہ قرآن کریم سے قبل طلباء کو ایک مفید، علمی مقدمہ پڑھایا جاتا ہے جس میں قرآن کریم، تفسیر قرآن کریم سے متعلقہ مباحث مثلاً تعریف، موضوع، غرض وغایت، مراتب تفسیر، تفسیر وتاویل میں فرق، تفسیر بالرائی، تحریف کی مباحث،

اہم تفاسیر اور مفسرین کا تعارف، مختلف تفاسیر کی خصوصیات، جمع وتدوین قرآن کریم، مضامین قرآن کریم، اعجازِ قرآن کریم، وجوہ اعجاز سمیت کئی ایک مفید مباحث پڑھائی جاتی ہیں۔

۲...... قرآن مجید کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ طلباء کو پڑھایا جاتا ہے۔

۳...... ہر سورۃ سے قبل سورۃ کا مضمون مختصر الفاظ میں تحریر کرایا جاتا ہے، جو تقریباً سورۃ کا مرکز خیال ہوتا ہے۔

۴...... ہر سورۃ کا آسان اور جامع الفاظ میں خلاصہ تحریر کرایا جاتا ہے، جس سے سورۃ کو سمجھنا آسان تر ہو جاتا ہے۔

۵...... ہر سورۃ کا ماقبل سورۃ کے ساتھ ربط پڑھایا اور لکھوایا جاتا ہے اور ربط کی مختلف تقریریں ذکر کی جاتی ہیں، مثلاً سورۃ کے اول کا گزشتہ سورۃ کے اول کے ساتھ، آخر کا آخر کے ساتھ، آخر سورۃ کا اول سورۃ کے ساتھ، مضمون سورۃ کا گزشتہ سورۃ کے مضمون کے ساتھ اور الفاظ کے ساتھ وغیرہ۔

۶...... مضامین قرآن کا سورۃ، رکوعات اور آیات پر انطباق، مضامین قرآن کی تفصیل، مختلف اکابر نے مختلف اندازوں سے فرمائی ہے۔ مثلاً سلاسل سبعہ

قرآن کریم میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے سلاسل سبعہ ذکر فرمائے ہیں:

۱...... دعاوی (اصول اربعہ توحید، رسالت، صداقت قرآن اور قیامت کو بطور دعویٰ پیش کیا جاتا ہے)

۲...... دلائل (دلیل عقلی محض، دلیل عقلی مع اعتراف الخصم، دلیل نقلی، دلیل وحی، پھر دلیل عقلی میں دلیل انفسی اور دلیل آفاقی اور دلیل نقلی کی سات اقسام)

۳...... شکوہ جات۔ کہیں محض شکوہ اور کہیں جوابِ شکوہ بھی، مذکورہ ہوتا ہے۔

۴...... تخویفات (تخویف دنیوی، تخویف اخروی)

۵...... تنبیہات (تنبیہ انبیاء علیہم السلام، تنبیہ مؤمنین، تنبیہ منکرین)

۶...... تسلیات (تسلی انبیاء کرام، تسلی مومنین)

۷...... ازالہ شبہات (مخالفین کے مذکورہ غیر مذکور شبہات کے جوابات)

مضامین خمسہ:

امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے پانچ مقصودی مضامین ذکر فرمائے ہیں:

۱۔ علم المخاصمہ (فرقِ باطلہ کے عقائد واعمال باطلہ کا ابطال)۔ ۲۔ علم الاحکام (اوامر ونواہی)۔ ۳۔ تذکیر بآلاء اللہ (تذکرہ انعاماتِ خداوندی)۔ ۴۔ تذکیر بایام اللہ (اُمم سابقہ کے حالات)۔ ۵۔ تذکیر بما بعد الموت (بعد از موت آنے والے حالات)

علومِ اربعہ:

حضرت امام غزالیؒ نے مضامین قرآن کا احاطہ چار چیزوں میں فرمایا ہے:

۱......علم الاصول (توحید، رسالت اور قیامت)

۲......علم الاحکام (اوامر ونواہی)

۳......علم القصص (انبیاء سابقین اور اُمم سابقہ کا ذکر)۔۴۔علم السلوک (اعتماد علی اللہ)

حصص اربعہ:

رئیس الموحدین حضرت مولانا حسین علیؒ کے نزدیک مضامین کے اعتبار سے قرآن مجید کے چار حصے ہیں۔ ہر حصہ کی ابتداء الحمدللہ سے ہوتی ہے۔

حصہ اول...... پہلا حصہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ مائدہ کے آخر تک ہے، اس میں کثرت سے خالقیت باری تعالیٰ کو بیان کیا گیا ہے۔

حصہ دوم......دوسرا حصہ سورۃ انعام سے سورۃ بنی اسرائیل کے آخر تک ہے، اس حصہ کا مرکزی مضمون ربوبیت باری تعالیٰ ہے۔

حصہ سوم......تیسرا حصہ سورۃ کہف سے سورۃ احزاب تک ہے، اس میں اکثر تصرف باری تعالیٰ کا بیان ہے۔

حصہ چہارم...... چوتھا حصہ سورۃ سبا سے آخر قرآن تک ہے، اس میں زیادہ مالکیت باری تعالیٰ اور نفی شفاعت قہری کا بیان ہے۔

۷۔ہر رکوع کا موضوع اور خلاصہ آسان اور اصطلاحی الفاظ میں تحریر کرایا جاتا ہے۔

۸۔ہر رکوع کا ماقبل رکوع سے ربط بھی بیان کیا جاتا ہے۔

۹۔دورانِ درس صرفی نحوی مشکلات کے حل کی طرف بھی اشارات کیے جاتے ہیں۔

۱۰۔دور حاضر کے فتنوں کا رَدّ آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر کے ضمن میں مبسوط اور مفصل انداز سے کیا جاتا ہے۔

۱۱۔مختلف تفسیری احتمالات میں سے راجح تفسیر اور مرجوح تفسیر کو ذکر کر کے وجوہ ترجیح پیش کی جاتی ہے۔

۱۲۔علاوہ ازیں کئی مدارس میں دورۂ تفسیر قرآن کریم کے ساتھ تقابلِ ادیان و مسالک مستقل موضوع بنا کر پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں یہودیت، عیسائیت، ہندومت، قادیانیت وغیرہ کا تعارف اور اسلام کے ساتھ تقابلی جائزہ اور دورِ حاضر کا تعارف و تعاقب پڑھایا جاتا ہے۔

۱۳۔طلباء کی اخلاقی تربیت، ذہن سازی سمیت دیگر بہت سے فوائد چالیس روزہ دورہ سے نصیب ہوتے ہیں۔

امید ہے کہ دورۂ تفسیر کے اس نظام و نصاب سے آگاہی کے بعد شکوک وشبہات دور ہو جائیں گے اور اس مفید اور نافع عمل کی جانب علماء و طلباء کی توجہات مبذول ہوں گی اور اکابر کے اس سلسلہ کو مضبوط کیا جائے گا۔

☆☆☆